استخارہ، مہر، جہیز اور اعلان بالدف

(فرمودہ ۹- فروری ۱۹۲۱ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ۹- فروری ۱۹۲۱ء کو صبح کی نماز کے بعد خان محمد اوصاف علی خان صاحب سی آئی ای کمانڈر انچیف نابھہ کا نکاح امتہ اللہ سلیمہ بیگم بنت جناب مولوی ذوالفقار علی خان صاحب رامپوری مہاجر قادیان سے مبلغ ۸ ہزار روپے مہر پر پڑھا۔ ؎

خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد فرمایا :-

نکاح کا معاملہ بہت خشیت اور ڈر کا معاملہ ہوتا ہے کیونکہ اس کا خاتمہ چند سال میں نہیں ہو جاتا۔ لوگ کہتے ہیں عمر بھر کے لئے ہے مگر یہ صحیح نہیں ہے۔ یہ لاکھوں سال کے لئے ہے بلکہ اس سے بھی بہت زیادہ عرصہ کے لئے کیونکہ مرنے کے بعد بھی یہ تعلق اپنے اثرات چھوڑتا ہے اس لئے اس میں بہت خشیت اور خوف کی ضرورت ہوتی ہے کہ انسان بہت احتیاط سے کام لے اور تقویٰ کے ماتحت دعاؤں اور استخاروں پر زور دے۔ مگر لوگ اس معاملہ میں عموماً دعاؤں اور احتیاطوں سے کام نہیں لیتے۔ حکم ہے کہ صاف سیدھی بات کہو مگر لوگ پُر پیچ بات کہتے ہیں۔ حکم ہے کہ تقویٰ سے کام لو۔ مگر سنا ہے کہ لوگ خصوصاً عورتیں اس موقع پر گالیاں اور فحش گیت گاتی ہیں۔ جس سے دلوں پر زنگ لگتا ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ ہماری جماعت میں یہ بات نہیں۔

فرمایا :

اس میں استخارہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ رسول کریمؐ نے اس پر بہت زور دیا ہے۔ مسلمان

کا کوئی کام استخارہ کے بدوں نہیں ہونا چاہئے۔ کم از کم بسم اللہ سے ضرور شروع ہو اور طریق استخارہ یہ ہے کہ دعائے استخارہ پڑھی جائے۔ ایک دفعہ کم از کم ورنہ سات دن تک عموماً صوفیاء نے چالیس دن رکھے ہیں۔ اس کی بہت برکات ہوتی ہیں جن کو ہر ایک شخص جس کو تجربہ نہ ہو نہیں سمجھ سکتا۔

ایک شخص روئی کا بہت بڑا سودا کرنے لگا۔ حضرت خلیفہ اول سے مشورہ لیا آپ نے فرمایا استخارہ کرو۔ انہوں نے کہا اس میں یقینی فائدہ ہے۔ آپ نے فرمایا کہ کیا حرج ہے استخارہ کے معنے بھی خیر طلب کرنے کے ہیں۔ آخر انہوں نے اکراہ سے استخارہ کیا۔ جب وہ سودا کرنے لگے اللہ تعالیٰ نے ایسا سبب ان کے لئے بنایا کہ وقت پر ان کو علم ہو گیا اور وہ سودا کرنے سے رک گئے اور کئی ہزار کے نقصان سے بچ گئے۔ تو اس کے بہت سے فوائد ہیں اس لئے اس معاملہ میں ضرور استخارہ کرنا چاہئے۔

ہندوؤں کے پاس رہنے سے مسلمانوں پر یہ اثر پڑا ہے کہ انہوں نے اپنی اسلامی سادگی جو نکاح میں تھی قربان کر دی۔

نکاح کے لئے کسی روپیہ کی ضرورت نہیں۔ مہر عورت کا حق ہے جو مرد کی حیثیت پر ہے وہ بہرحال دینا ہے باقی جو یہ سوال لڑکی والوں کی طرف سے لڑکے والوں سے ہوتا ہے کہ کیا زیور، کپڑا دو گے اور اسی طرح لڑکے والوں کی طرف سے یہ کہ کیا لڑکی کو دو گے بہت تباہی بخش اور ذلیل طریق ہے۔ اس طریق نے مسلمانوں کی جائدادوں کو تباہ کر دیا اور کہتے ہیں کہ ناک نہیں رہتی۔ لوگ پوچھتے ہیں لڑکی کیا لائی اور اسی طرح لڑکے والوں کی طرف سے کچھ نہ ہو تو لڑکی والے کہتے ہیں ہماری ناک کٹتی ہے۔ چونکہ اس طریق سے تباہی آتی ہے اس لئے جماعت کو بچنا چاہئے اور بجائے بڑے جہیزوں والی لڑکی اور بڑے زیور لانے والے لڑکوں کے یہ دیکھنا چاہئے کہ لڑکی جو گھر میں آئی ہے وہ مسلمان ہے اور لڑکا مسلمان ہے ورنہ بڑے بڑے زیور تباہی اور بربادی کا باعث ہو جاتے ہیں اور اس سے خاندان تباہ ہو جاتے ہیں اور دین بھی ضائع ہو جاتا ہے اور لوگ سود میں مبتلاء ہو کر جائدادوں کو برباد کر دیتے ہیں اور اس کی ایک جڑ ہے وہ یہ کہ لوگوں میں رواج ہے کہ جہیز وغیرہ دکھاتے ہیں اس رسم کو چھوڑنا چاہئے۔ جب لوگ دکھاتے ہیں تو دوسرے پوچھتے ہیں جب دکھانے کی رسم بند ہو گی تو لوگ پوچھنے سے بھی ہٹ جائیں گے۔ ہمیشہ اس بات پر جانبین کی نظر ہونی چاہئے کہ ہمارے دین پر ہمارے اخلاق پر اس معاملہ کا

کیا اثر پڑے گا۔ بیاہ کا معاملہ انسان کے اختیار میں ہے۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اولاد کو نیک باپ سے ملایا جائے گا۔ [2] اسی طرح جو نیک بیوی ہوگی وہ اپنے نیک خاوند سے ملائی جائے گی اور جو نیک خاوند ہوگا اور اس سے اعلیٰ درجہ کی نیک عورت ہوگی اس سے ملایا جائے گا۔ کسی کی اولاد ہونا کسی کے اختیار میں نہیں مگر نیک بیوی خود انتخاب کر سکتا ہے۔ اور اسی طرح لڑکی والے نیک اور دیندار لڑکا انتخاب کر سکتے ہیں۔ نکاح کا طریقہ سادہ ہے نہ باجے نہ کچھ ایک نکاح خواں اور دو گواہ۔ اگر نکاح خواں نہ ہو تو انسان گواہوں کی موجودگی میں اپنا نکاح خود پڑھ سکتا ہے یا لڑکی کا ولی پڑھ سکتا ہے۔

نکاح کے بعد خرما یا کوئی اور چیز بانٹنا فرض نہیں۔ محض ایک پسندیدہ امر ہے اور سنت ثابتہ ہے۔ اعلان نکاح کے لئے دف جائز ہے مگر آج دنیا ترقی کر گئی ہے اور اس کو لوگ پسند نہیں کرتے اور جن باجوں کو لوگ پسند کرتے ہیں وہ جائز نہیں۔ اس لئے قدرت نے ہم سے یہ بھی چھڑوا دیا۔ اس کی بھی اب ضرورت نہیں رہی۔ کیونکہ دف سے غرض اعلان تھا اور اعلان کا ذریعہ دف سے بھی بہت اعلیٰ درجہ کا نکل آیا جو اخبار ہے کہ اس میں اعلان ہو جاتا ہے۔ دف سے جو غرض تھی وہ دوسری صورت میں بطور احسن پوری ہوگئی۔

(الفضل ۱۷- فروری ۱۹۲۱ء صفحہ ۵، ۶)

[1] الفضل ۱۴- فروری ۱۹۲۱ء صفحہ ۱

[2] وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَآ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ ۭ كُلُّ امْرِئٍۢ بِمَا كَسَبَ رَهِيْنٌ (الطور : ۲۲)